اصلاح عقیدہ

کتاب سنت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف:
عزیز الرحمٰن ایم ایس سی فزکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
محسن لائبریری
Cell:
03334554058
0303-4807363
عبداللہ عزیز

اصلاح عقیدہ

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
محسن لائبریری
Cell:
03334554058
عبداللہ عزیز
0303-4807363

تألیف: عزیز الرحمن

اہتمام: پروفیسر عبدالرحمن طاہر
I-E-R پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

میرے قریبی عزیز اور شاگرد عزیز الرحمن نے مجھے ایک مسودہ نظر ثانی کرنے کے لیے اور اُسے چھپوانے کے لیے بھیجا جس میں اصلاح عقیدہ، دعا اور توبہ سے متعلق مسائل کو سوالاً جواباً عام فہم طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے یہ کام فوراً نہ کر سکا، اسی دوران وہ گردوں کے عارضے میں مبتلا ہو کر شدید بیمار ہو گئے۔ اور مجھے یاد دہانی کا فون کیا۔ پھر میں نے اُس پر نظر ثانی کی، اور عوام الناس کے لیے اسے مفید پایا۔ ابھی چھپوانے کا مرحلہ نہ آیا تھا کہ وہ اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم اب اسے شائع کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں، اللہ جزائے خیر دے عزیزم محمد اکرم محمدی کو جنہوں نے اس کی کمپوزنگ اور ڈیزائننگ میں تعاون کیا۔

آخر میں استفادہ کرنے والے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس تمام کام کو عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اُنہیں جنت میں اعلیٰ درجات عنایت فرمائے۔ اُن کی بیوہ، تین بیٹیوں اور دو بیٹوں حسن اور بلال کی حفاظت فرمائے اور اُنہیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ سے درخواست ہے کہ ہمارے انتہائی پیارے بھائی محمد اخلاق احمد رحمۃ اللہ علیہ کے لیے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں سے درگزر فرمائے اور اُن کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اُنکے بیٹے عبداللہ کو صالح اور اعلیٰ مسلمان بنائے آمین۔

پروفیسر عبدالرحمن طاہر
I-E-R پنجاب یونیورسٹی، لاہور پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست سوالات اصلاح عقیدۃ

صفحہ نمبر	عنوان	

باب نمبر 1 : عقیدہ

س	انسان اپنے رب کو کس طرح پہچانتا ہے؟	6
س	اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟	7
س	اللہ تبارک وتعالیٰ کا مختصر تعارف پیش کریں؟	8
س	اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ پر ایمان کی وضاحت کریں؟	9
س	توحید کی فضیلت بیان کریں؟	11
س	لا الہ الا اللہ کی اہمیت واضح کریں؟	11
س	شرک کا مفہوم اور اقسام بیان کریں؟	12
س	اسلام سے قبل مشرکین شرک کیوں کرتے تھے؟	14
س	کیا امت محمدیہ شرک کرسکتی ہے؟	16
س	”وثن“ کا کیا مطلب ہے؟	16
س	امت محمدیہ کے لیے کون حجت ہے؟	18
س	قبر میں ہر انسان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا سوال ہوگا؟	18
س	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں درود شریف کی فضیلت بیان کریں؟	19
ج	درود شریف کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔	19
س	نواقض اسلام بیان کریں؟	20
س	طاغوت سے کیا مراد ہے؟	22
س	کسی نیک عمل کی قبولیت کی کیا شرائط ہیں؟	23
س	کس قسم کے الفاظ ”شرک اصغر“ کہلاتے ہیں؟	24
س	سب سے پہلے جہنم میں کن لوگوں کو ڈالا جائے گا؟	24

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

س	تقدیر کا مفہوم واضح کریں؟	25
س	توکل کا مفہوم بیان کریں؟	26
س	شیطان انسان کو کن طریقوں سے گمراہ کرتا ہے؟	29
س	شرح صدر کے بڑے بڑے اسباب بیان کریں؟	30
س	تمام خیر و برکت کا سرچشمہ کہاں ہے؟	31
س	انسانی زندگی پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مضر اثرات کی نشاندہی کریں؟	31
باب نمبر 2 : دعا		
س	دعا کا مفہوم بیان کریں؟	33
س	عبادت اور سوال کا باہمی تعلق کیا ہے؟	34
س	کیا رسول اللہ ﷺ رغبت اور خوف دل میں رکھتے تھے؟	35
س	سوال میں حسن ادب کیا ہے؟	36
س	اسلام میں خوف اور رجاء کی کیا اہمیت ہے؟	36
س	سوال کی مختلف صورتیں کیا ہو سکتی ہیں؟	37
س	کیا تلاوت قرآن دعا کو کفایت کر سکتی ہے؟	38
س	کون سے اذکار دوسروں سے افضل ہیں؟	39
س	آداب دعا بیان کریں؟	39
س	کون سے ایسے اوقات ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے؟	40
س	وہ کون سے لوگ ہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے؟	41
س	وہ کون سے لوگ ہیں جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی؟	42
س	دعا کے متعلق کون سے امور جائز ہیں؟	42
س	دعا کے معاملہ میں ممنوع یا مکروہ امور بیان کریں؟	42
س	دعا میں کسی حرام چیز کا سوال کرنا کیسا ہے؟	43
س	دعا میں وسیلہ اختیار کرنا کیسا ہے؟	43
س	کیا دعا کی قبولیت کے لیے ایمان کا ہونا ضروری ہے؟	46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س	اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کے بارے میں ناامید ہونا کیسا ہے؟	46
س	کیا اللہ تعالیٰ گناہگاروں کی دعا قبول کرتا ہے۔	47
س	دعا کی قبولیت کی تین مختلف صورتیں کیا ہیں؟	48
س	کیا اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کی دعا بھی رد نہیں کرتا؟	50
	باب نمبر 3 : توبہ	
س	توبہ کا مفہوم مختصراً بیان کریں۔	52
س	توبہ کی شرائط کیا ہیں؟	52
س	کیا ہر شخص کو توبہ کرنی چاہیے؟	53
س	اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہ کرنا کیسا ہے؟	53
س	کیا اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے؟	54
س	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے؟	55
س	توبہ کا دروازہ کب تک کھلا ہے؟	55
س	کیا کافر کی بخشش کی کوئی صورت ہے؟	56
س	کیا اسلام قبول کرنے سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں؟	57
س	کیا توبہ کی قبولیت سے معصیت کی سزا ٹل جاتی ہے؟	58
س	کیا گناہوں کی سزا سے بچنے کے لیے صرف گناہوں کا اعتراف ہی کافی ہے؟	58
س	گناہ اور مصائب کا باہمی تعلق کیا ہے؟	59
س	کیا متعدد گناہ کرنے والا کسی ایک گناہ سے تائب ہوسکتا ہے؟	61
س	کیا کبیرہ گناہ کا مرتکب جنت میں جاسکتا ہے؟	61
س	مجمل توبہ کیا ہوتی ہے؟	62
س	توبہ عامہ کا مفہوم بیان کریں؟	62
س	کیا کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو توبہ عامہ سے نہیں بخشا جاتا؟	62
س	بغیر سچی توبہ کے مغفرت طلب کرنا کیسا ہے؟	63
س	چند اسباب کا ذکر کریں جو گناہوں کو مٹاتے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا موجب بنتے ہیں؟	64

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 1 : عقیدہ

س انسان اپنے رب کو کس طرح پہچانتا ہے؟

ج انسان اپنے اور ساری کائنات کے رب کو اس کی نشانیوں سے اور اس کی مخلوقات کو دیکھ کر پہچانتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ ﴾ (حم السجدۃ: ۳۷)

”رات، دن، سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اگر تم صرف اللہ کی عبادت کرتے ہو تو سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔“ سورۃ اعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۵۴ ﴾ (الاعراف: ۵۴)

”بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں تخلیق کیا اور پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے جو اس کے پیچھے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوڑتا آتا ہے۔ سورج، چاند اور ستارے اس کے حکم کے پابند ہیں۔ خبردار تخلیق بھی اس کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

س اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

ج اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴾ (۲۰۔طٰہٰ:۵)

"رحمن ہے جو عرش پر مستوی ہوا۔"

﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾ (۳۵فاطر:۱۰)

"اس کے ہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ پاکیزہ قول ہے اور عمل صالح اس کے ہاں اوپر چڑھتا ہے"

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ﴾ (۳آل عمران:۵۵)

"بیشک میں تجھے (یعنی عیسیٰ کو) واپس لے لوں گا اور تجھ کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔"

﴿وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ (۲۔البقرۃ:۲۵۵)

"اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔"

ان آیات مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی ہے۔ لیکن اپنے علم، سننے اور دیکھنے اور اپنی قدرت کے لحاظ سے وہ اپنی مخلوق کے انتہائی قریب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝﴾ (۵۰۔قٓ:۱۶)

"اور ہم اس کی شاہ رگ سے بھی اس کے زیادہ قریب ہیں"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ﴿٤٦﴾﴾ (۲۰۔ طٰہٰ: ۴۶)

"اس (اللہ) نے کہا تم دونوں (موسیٰ اور ہارون) مت ڈرو۔ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔"

س اللہ تبارک وتعالیٰ کا مختصر تعارف پیش کریں؟

ج اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ساری کائنات کا خالق ہے۔ تمام مخلوقات پر اس کا حکم چلتا ہے۔ وہ جزاوسزا کے دن کا مالک ہے۔ اس کی بندگی میں فلاح ہے۔ اس کی عظمت کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل کرنے میں عزت ہے۔ اس کی رحمت کی فقیری سب سے بڑا غنا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد اس کی رضا کا حصول ہے۔ تمام نعمتیں اس کے قرب سے حاصل ہوتی ہیں۔ ہر قسم کی عبادت صرف اس کے لیے خاص ہے۔ آسمانوں کے باسی، زمینی مخلوق اور سمندر کی ساری حیات صرف اس کی تعریف و تسبیح میں مصروف ہے۔ سورج، چاند، ستارے، سیارے، جنگل، پہاڑ، صحرا اور ریگزار سب اسی کی حمد وثناء میں مشغول ہیں اور ان کا ذرہ ذرہ اس کا مطیع ہے۔ ہوا کے جھونکے، سمندر کی لہریں، بارش کی بوندیں اور درختوں کے پتے اس کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کر سکتے۔ وہ اکیلا ہے۔ ربوبیت میں اس کا کوئی وزیر یا مشیر نہیں۔ اُلوہیت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کی ذات، صفات، افعال اور علم میں کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ جب اس کی عبادت کی جائے تو وہ خوش ہوتا ہے اور ثواب دیتا ہے۔ جب اس کی اطاعت کی جائے تو وہ قدردانی کرتا ہے۔ جب بھی اسے پکارا جائے وہ جواب دیتا ہے۔ اپنے نافرمانوں اور سرکشوں کو عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے۔ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور انھیں معاف کر دیتا ہے۔

س اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ پر ایمان کی وضاحت کریں؟

ج اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے جو صفات عالیہ بیان ہوئی ہیں ان پر ایمان لانا اور انھیں اس طرح تسلیم کرنا جیسا اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہے۔

ان صفات کے انکار، ان کی تاویل، ان صفات کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دینے یا ان کی تمثیل پیش کرنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جن صفات کے سمجھنے میں کوئی دقت پیش آئے ان کے بارے میں ضروری ہے کہ زبان سے ان پر ایمان ہونے کا اقرار کریں، لفظی طور پر ان صفات کو ثابت مانیں اور ان کے معانی پر بحث نہ کریں۔ اسکا صحیح علم اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیں۔ یہی راسخین علم کا طریقہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ﴾ (آل عمران:۷)

”اور جو راسخین علم ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے“

اس کے برعکس جو لوگ متشابہات کی تاویل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ان کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ﴾ (۳ آل عمران:۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ اور تاویل کی غرض سے متشابہ حصے کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا اصل مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا“

س توحید کا مفہوم اختصار سے بیان کریں؟

ج توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں اکیلا ماننا۔ توحید کی کئی قسمیں ہیں۔

توحید ربوبیت : اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں اکیلا تسلیم کرنا توحید ربوبیت کہلاتا ہے۔ مثلاً: ساری کائنات اکیلے اللہ نے تخلیق کی ہے۔ ساری مخلوق کو وہی رزق دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۙ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝﴾ (۳۹۔الزمر: ۶۲)

”اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے اور وہی کارساز ہے“

توحید الوہیت جملہ عبادات کا مستحق صرف اللہ وحدہ لاشریک کو ماننا توحید الوہیت کہلاتا ہے۔ اسی سے دعا کرنا، اپنی امیدیں اسی سے وابستہ کرنا، بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کرنا، نذر و نیاز اور قربانی کے لائق صرف اسی کو سمجھنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (۲۔البقرۃ: ۱۶۳)

”اور تمہارا معبود ایک ہی الہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔“

توحید صفات قرآن مجید اور صحیح احادیث میں موجود اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو کیفیت بیان کیے بغیر تاویل کیے بغیر مجسم سمجھے بغیر اور انکار کیے بغیر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ماننا توحید صفات کہلاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہونا، اس کا سمیع و بصیر ہونا، اس کا رحیم و کریم ہونا۔ اللہ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانا۔

س توحید کی فضیلت بیان کریں؟

ج ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (٦۔ انعام: ٨٢)

"حقیقت میں تو امن ان لوگوں کے لیے ہے اور راہ راست پر بھی وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فان الله حرم على النار من قال لا اله الا الله يبتغي بذالك وجه الله (بخاری، مسلم)

"بیشک اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر آگ حرام کردی ہے جو اللہ کی خوشنودی کے لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے"

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم اگر تو میرے پاس گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن اس میں شرک نہ ہو تو میں اسی مقدار میں بخشش کے ساتھ تجھے ملوں گا۔

س لا الہ الا اللہ کی اہمیت واضح کریں؟

ج لا اله الا الله ہی وہ کلمہ ہے جس کے لیے دنیا کا سارا نظام قائم کیا گیا۔ اسی کے لیے آسمان و زمین تخلیق کیے گئے۔ اس کلمہ کی گواہی کے لیے تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخلوقات کو وجود بخشا گیا۔ ہر رسول کو یہی کلمہ دیکر مبعوث کیا گیا۔ اسی کے لیے آسمانی کتابیں نازل ہوئیں۔ تمام شریعتوں کا محور یہی کلمہ ہے۔ اسی کی گواہی کی بنیاد پر میزان لگایا جائے گا۔ اس کلمہ کی وجہ سے انسان جنت کا مستحق یا جہنم کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔ اس کی بنیاد پر انسان مومن یا کافر کہلاتا ہے۔ انسان کے نیک یا بد ہونے کا دارو مدار بھی اسی کلمہ پر ہے۔ آخرت میں ثواب یا عذاب کا موجب بھی یہی کلمہ ہے۔ یہی ملت اسلامیہ کی اساس ہے۔ اسی کے لیے مسلمانوں پر قتال فرض ہوا۔ یہی بندوں کے ذمے اللہ کا حق ہے۔ اسی کے حقوق کے بارے میں سوال ہوگا۔ اسی کے بارے میں پہلوں اور پچھلوں سے پوچھا جائے گا۔ لا الہ الا اللہ کی معرفت اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ناگزیر ہے۔

س شرک کا مفہوم اور اقسام بیان کریں؟

ج اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں اس کی مخلوق کو حصہ دار بنانا شرک ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں۔

۱۔ **افعال میں شرک:** وہ تمام کام جو صرف اللہ تعالیٰ سرانجام دیتا ہے ان میں سے کسی کام میں مخلوق میں سے کسی کو حصہ دار بنانا۔ مثلاً یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں شخص اولاد یا بیٹا دیتا ہے۔

۲۔ **عبادت میں شرک:** عبادت کی جتنی شکلیں ہوسکتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو شریک کرنا، مثلاً انبیاء واولیاء کو پکارنا یا ان سے مدد طلب کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا﴾ (۷۲۔جن:۲۰)

''کہہ دیجئے بے شک میں اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا''

۳۔ **صفات میں شرک** اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ میں سے کسی صفت میں مخلوق کو شریک کرنا مثلاً عالم الغیب صرف رب کی ذات ہے۔ کسی نبی یا ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ عالم الغیب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ﴾ (۲۷۔النمل:۶۵)

''کہہ دیجئے اللہ کے علاوہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ان میں سے کوئی بھی غیب نہیں جانتا اور انہیں تو اس بات کا بھی شعور نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ﴾ (۶۔انعام:۵۹)

''اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اور اسکے علاوہ اُن کو کوئی نہیں جانتا۔''

۴۔ **شرک فی التشبیہ** اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات میں مخلوق جیسا سمجھنا۔ مثلاً یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح کسی افسر تک رسائی حاصل کرنے کے لیے یا چھت تک پہنچنے کے لیے واسطے کی یا ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت یا دعا کے لیے کسی نبی ولی کے واسطے کی ضرورت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (۴۲۔شوریٰ:۱۱)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"اس جیسا کوئی نہیں وہ خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔"

س شرک کس طرح نقصان دہ ہے؟

ج اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے انسان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اس کے سارے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (۳۹۔الزمر: ۶۵)

"اور بیشک آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے (انبیاء) کی طرف وحی کی گئی کہ اگر (بفرض محال) آپ شرک کریں تو آپ کے سارے عمل ضائع ہو جائیں اور یقیناً آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

((من لقی اللہ یشرک بہ شیئا دخل النار)) (مسلم)

"جو شخص اللہ کے پاس اس حال میں جائے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ آگ میں جائے گا۔"

س اسلام سے قبل مشرکین شرک کیوں کرتے تھے؟

ج یہ لوگ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ تک رسائی کا ذریعہ تصور کرتے اور ان کو اپنا سفارشی بناتے تھے۔ لیکن اس عمل کو شرک نہیں گردانتے تھے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو ان اولیاء کی عبادت قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (۳۹۔ الزمر:۳)

"اور جو لوگ اللہ کے علاوہ معبود بناتے ہیں (وہ یہ تصور کرتے ہیں) ہم ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں۔"

﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ﴾ (۱۰۔ یونس:۱۸)

"اور وہ اللہ کے علاوہ جن کی عبادت کرتے ہیں وہ (ہستیاں) نہ ان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع اور (اپنے حق میں دلیل کے طور پر) کہتے ہیں کہ یہ (ہستیاں) اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔"

مشرکین مکہ حج کے موقعہ پر بیت اللہ کے طواف کے دوران جب تلبیہ کہتے اور اللہ سے شرک کی نفی کرتے تو آخر میں یہ کلمات ادا کرتے۔

إِلَّا شَرِيكًا تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ

کہ تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ جسکا تو ہی مالک ہے اور وہ کسی چیز کا مالک نہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سنے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ.

"میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔" تک تلبیہ کہو اس کے بعد والے کلمات مت کہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س کیا امت محمد یہ شرک کر سکتی ہے؟

ج تمام انبیائے کرام کی دعوت توحید پر مشتمل رہی ہے لیکن بعد میں ان اُمت کے لوگ اس دین خالص میں شرک کی ملاوٹ کر دیتے رہے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ (۱۲ یوسف:۱۰۶)

"اور جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں ان میں سے اکثر شرک کرتے ہیں۔"

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ آپکی امت بھی شرک میں مبتلا ہو جائے گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين وحتى تعبد الاوثان۔

"اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک میری امت کے چند قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں اور بتوں کی پرستش نہ شروع ہو جائے۔" (ترمذی)

س "وثن" کا کیا مطلب ہے؟

ج "وثن" کا لفظ ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کے لیے استعمال فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (العنکبوت:۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم تو اللہ کے سوا بتوں کی پوجا کرتے ہو اور محض جھوٹ گھڑتے ہو، بیشک تم اللہ کے سوا جن کی پوجا کرتے ہو وہ تمہارے لئے رزق کے مالک نہیں ہیں پس تم اللہ کی بارگاہ سے رزق طلب کیا کرو اور اسی کی عبادت کیا کرو اور اسی کا شکر بجالایا کرو، تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر مبارکہ کے لیے بھی "وثن" کا لفظ استعمال فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ "اے اللہ میری قبر کو بت نہ بننے دینا کہ لوگ اس کی عبادت کرنے لگیں۔"

اللہ تعالیٰ سے شرک کی نفی اس کی تمام مخلوقات سے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کوئی زندہ یا مردہ، نیک یا بد، نبی یا ولی شریک نہیں۔ مکہ کے مشرکین میں سے جب کوئی شخص کسی بت کی عبادت کرتا یا آج کا مشرک کسی قبر کی پرستش کرتا ہے تو یہ دونوں محض بت یا قبر کی پوجا نہیں کرتے بلکہ ان کی مراد وہ نیک ہستیاں ہوتی ہیں۔ جن کی طرف یہ بت یا قبر منسوب ہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بارہا ایسے کاموں سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴾ (۷۔اعراف: ۱۹۴)

"بیشک جن (بتوں) کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ بھی تمہاری ہی طرح (اللہ کے) بندے ہیں، پھر جب تم انہیں پکارو تو انہیں چاہیئے کہ تمہیں جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں اگر تم (انہیں معبود بنانے میں) سچے ہو۔"

﴿إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۖ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾﴾ (۳۵۔ فاطر: ۱۴)

"(اے مشرکو!) اگر تم انہیں پکارو تو وہ (بت ہیں) تمہاری پکار نہیں سن سکتے اور اگر (بالفرض) وہ سن لیں تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے، اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا بالکل انکار کر دیں گے، اور تجھے خدائے باخبر جیسا کوئی خبردار نہ کرے گا۔"

س امت محمدیہ کے لیے کون حجت ہے؟

ج رسول اللہ ﷺ تمام خلائق کے لیے حجت ہیں۔ کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی شخص معصوم نہیں۔ اسی طرح آپ کی امت بھی مجموعی طور پر گمراہی پر اتفاق نہیں کر سکتی۔

رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم کو ظاہری و باطنی طور پر برضا و رغبت اس طرح تسلیم کرنا چاہیے کہ شخصی قیاس، ذاتی میلان، کشف و الہام، کسی بزرگ، امام یا فقیہ کا قول کتاب وسنت کے تسلیم کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔

س قبر میں ہر انسان سے رسول ﷺ کے بارے میں کیا سوال ہوگا؟

ج جب کسی انسان کی میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تم آپ ﷺ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟

مومن آدمی جواب دے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس شخص کو جہنم کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس جہنم سے بچالیا اور جنت تیرا ٹھکانہ بنادیا ہے۔ پھر اس کی قبر ستر ہاتھ لمبی اور ستر ہاتھ چوڑی کر دی جائے گی۔ پھر اس قبر کو روشن کر دیا جائے گا اور اُسے کہا جائے گا کہ سو جا وہ کہے گا مجھے اپنے گھر واپس جانے دو تا کہ اپنا اچھا حال گھر والوں کو بتا سکوں مگر اسے کہا جائے گا: "نم کنومة العروس" (دلہن کی طرح سوجا) اور قیامت تک اسی طرح سوتا رہ۔

اور اگر وہ میت کافر یا منافق ہو تو اس سے بھی فرشتے یہی سوال کریں کہ تم محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے؟ وہ جواب دے گا:

لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ (مجھے کچھ پتہ نہیں میں وہی کچھ کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے) تو فرشتے اسے کہیں گے اس کا مطلب ہے کہ تو نے نہ تو حق بات کا علم حاصل کیا اور نہ حق کی جستجو کی اور نہ ہی قرآن پڑھ کر دیکھا۔ اور دنیا میں تو نہ حق کو پہچان سکا اور نہ نبی کریم ﷺ کی شان اور حیثیت کو پہچان سکا۔ چنانچہ اس کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا۔ وہ زبردست چیخ و پکار کرے گا۔ جن وانس کے علاوہ اس کے قریب رہنے والی تمام مخلوقات اس کی چیخ و پکار کو سنیں گے۔

س رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی روشنی میں درود شریف کی فضیلت بیان کریں؟

ج درود شریف کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۱۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے۔ اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی تھیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

۲۔ قیامت کے دن میرے قریب سب سے زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔

۳۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جسکے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم آپ پر اور آپ کی آل پر کس طرح درود بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

”اے اللہ رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، تو ہی قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

اے اللہ برکت عطا فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح تو نے برکت دی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام کو، تو ہی قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔“

س نواقض اسلام بیان کریں؟

ج شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے دس نواقض اسلام (اسلام توڑ دینے والے عمل) بیان کیے ہیں۔ اگر کسی مسلمان سے ان میں سے کوئی عمل سرزد ہو جائے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ ذیل میں ان کو بیان کیا جا رہا ہے تا کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تمام مسلمان ان سے باخبر اور باز رہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا۔ مثلاً غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا۔

۲۔ جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کسی کو وسیلہ سمجھ کر پکارے، اس سے سفارش طلب کرے اور اس پر بھروسہ کرے۔

۳۔ جو شخص مشرکین کو کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے۔

۴۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے کوئی دوسرا طریقہ افضل ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے کسی دوسرے شخص کا فیصلہ احسن ہے۔

۵۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین میں سے کسی بھی حکم سے بغض و عداوت رکھے اگرچہ اس پر عمل بھی کرتا ہو۔

۶۔ جو شخص شریعت محمدیہ میں سے کسی حکم یا اس کے ثواب و عقاب کا مذاق اڑائے۔

۷۔ جو شخص جادو کرے یا جادو پر رضا مندی کا اظہار کرے۔

۸۔ مشرکین کی مدد کرنا یا مسلمانوں کے خلاف ان سے تعاون کرنا۔

۹۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض افراد کو شریعت محمدیہ پر عمل نہ کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ خضر علیہ السلام کو تھی۔

۱۰۔ دین الٰہی سے اعراض کرنا نہ تو اسکا علم حاصل کرنا نہ ہی اس پر عمل کرنا۔

مذکورہ بالا دس نواقض اسلام پر سنجیدگی، مذاق یا کسی ڈر کی وجہ سے عمل پیرا ہونے والا برابر کا شریک ہے۔ البتہ حد درجہ مجبور شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔ پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ان سے بچائے۔ اللہ تمام مسلمانوں کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے حفظ وامان میں رکھے (آمین)۔

س طاغوت سے کیا مراد ہے؟

ج اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر دو چیزیں سب سے پہلے فرض کی ہیں۔

ا۔ صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرنا۔

۲۔ طاغوت کا انکار کرنا: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ (۱۶۔ نحل: ۳۶)

"اور یقیناً ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا اس لیے کہ لوگ اللہ کی عبادت کریں اور طاغوت سے بچیں۔"

اللہ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے اور وہ اپنی عبادت پر راضی ہو تو وہ طاغوت ہے دنیا میں طاغوت بے شمار ہیں لیکن ان میں سے بڑے بڑے پانچ ہیں جن کو شیخ الاسلام "محمد بن عبدالوہاب" رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

ا۔ شیطان جو غیر اللہ کی طرف بلاتا ہے

۲۔ وہ جابر اور ظالم حکمران جو احکام الٰہی میں ردو بدل کا مرتکب ہو۔

۳۔ وہ حاکم وقت بھی طاغوت ہے جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ نہ کرے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جو بھی علم غیب رکھنے کا دعویٰ کرے وہ بھی طاغوت ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے اور وہ اپنی عبادت پر خوش ہو تو وہ بھی طاغوت ہے۔

لہٰذا ہر مومن نہیں ... کہ ... طاغوت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکار نہ کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (۲۔البقرة:۲۵۶)

"پس جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط حلقے کو پکڑ لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے"

س کسی نیک عمل کی قبولیت کی کیا شرائط ہیں؟

ج اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی نیک عمل کی قبولیت کی درج ذیل تین شرائط ہیں۔

۱۔ عمل کرنے والا اللہ اور اس کی توحید پر ایمان رکھتا ہو۔

۲۔ عمل کرنے میں اخلاص ہو ریا کاری نہ ہو۔

۳۔ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔

س خالص عمل کے کیا معنی ہیں؟ اور عمل صالح سے کیا مراد ہے؟

ج جب کوئی عمل خالص ہو لیکن صالح نہ ہو تو وہ قابل قبول نہیں اسی طرح جو عمل صالح ہو مگر خالص نہ ہو وہ بھی مقبول نہیں ہے۔ خالص عمل وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے اور صالح عمل وہ ہے جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

لہٰذا وہی عمل قبولیت حاصل کرے گا جو صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے اور سنت کے مطابق کیا جائے۔ اسی لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَمَلِيْ كُلَّهٗ صَالِحًا وَاجْعَلْهُ لِوَجْهِكَ خَالِصًا وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْئًا))

''اے اللہ میرا ہر عمل صالح بنا دے اور اسے اپنے لیے خالص بنا اور اس میں تیرے سوا کسی اور کے لیے کوئی حصہ نہ ہو۔''

س کس کس قسم کے الفاظ ''شرک اصغر'' کہلاتے ہیں؟

ج علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ درج ذیل اور اس طرح کے دوسرے کلمات شرک اصغر شمار ہوتے ہیں۔ مثلاً: کسی کو کہنا:

۱۔ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور تم چاہو۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اور میں آپ کے ساتھ ہیں۔

۳۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ اور آپ کافی ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اور آپ پر میرا اعتماد ہے۔

۵۔ اگر اللہ تعالیٰ اور آپ نہ ہوتے تو یہ کام نہ ہوتا۔

کوئی نیک عمل دکھلاوے کے لیے کرنا بھی شرک اصغر ہے۔ ریاء کے لیے کیے گئے کسی عمل کا بدلہ اللہ کے ہاں بالکل نہیں ہے۔ بلکہ یہ عمل وبال جان ہے لیکن کسی نیک عمل کو شیطان کے اس وسوسے سے ترک نہیں کرنا چاہیے کہ تو یہ کام لوگوں کے دکھلاوے کے لیے کر رہا ہے۔ ایسے معاملے میں انسان کی پہلی نیت کو دیکھا جائے گا کہ کس نیت سے کام کا آغاز کیا گیا۔

س سب سے پہلے جہنم میں کن لوگوں کو ڈالا جائے گا؟

ج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں سب سے پہلے ریا کار قاری قرآن،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ریا کار سخی اور ریاء کار شہید کو ڈالا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تینوں سب سے پہلے جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

س تقدیر کا مفہوم واضح کریں؟

ج تقدیر کے لغوی معنی اندازہ لگانے کے ہیں جو درست بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی۔ لیکن جب تقدیر کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہو تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہوتا ہے جو کہ سو فیصد درست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تخلیق سے پہلے ہی اپنے ہر فرمانبردار اور نافرمان بندے کو جان لیا تھا اور ان کے ہر ہر نیک یا برے عمل سے بخوبی واقف تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی قضا و قدر کے مطابق اپنی مشیت سے انھیں اعمال کے لیے پیدا فرمایا ہے جو وہ دنیا میں کر رہے ہیں۔ کوئی شخص اللہ کی مقرر کردہ تقدیر سے تجاوز نہیں کر سکتا۔

اچھی یا بری تقدیر پر ایمان ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی جزء ہے۔ یہ ایمان دو باتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) تقدیر کی اچھائی یا برائی اللہ کے علم کے عین مطابق ہے۔

(۲) اللہ کی مرضی اور ارادہ کے عین موافق ہے۔ یہ عقیدہ باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بندوں کے لیے بھلائی اور فرمانبرداری کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن بعض بندوں نے خود اپنے لیے برائی اور معصیت کو اختیار کیا۔ کیونکہ اس طرح لوگوں کی چاہت اللہ کی چاہت پر غالب آتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مال حرام کا کھانا اللہ کی قضا و قدر سے نہیں تو اس سے لازم آئے گا کہ انسان اپنے رزق کے علاوہ غیر کا رزق کھانے پر بھی قادر ہے۔ نہیں بلکہ اس نے اپنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رزق کھایا جو اللہ نے اس کے لیے ایسے ہی مقدور کیا تھا۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ قتل اللہ کی قضاء و قدر سے نہیں تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ مقتول اجل آئے بغیر مر گیا۔ بلکہ یہ سب کچھ اللہ کی مشیت سے اس کے علم کے مطابق ہوا۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ قلم خشک ہو چکا ہے۔ یعنی اپنی حتی المقدور کوشش کے مطابق شریعت پر عمل کرو۔ لیکن تم سے عمل وہی سرزد ہوں گے جو اللہ نے لکھ رکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یکساں طور پر پوری انسانیت کے لیے رہنمائی کا بندوبست کیا ہے اور ان کے لیے ترغیب و ترھیب کا منظم نظام قائم کیا ہے۔ لیکن نہ تو کسی کو زبردستی نیکی کرائی ہے اور نہ برائی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ تقدیر کے بارے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقدیر کے بارے میں کرید اور بحث سے منع فرمایا ہے۔

س توکل کا مفہوم بیان کریں؟

ج جب کوئی شخص کسی کام کے سرانجام دینے کی ذمہ داری قبول کرتا ہے تو اس وقت کہا جاتا ہے

"توکل بالامر" کہ یہ کام اس نے اپنے ذمے لے لیا۔ چونکہ ہر کام کی انجام دہی اور اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ لہٰذا ہمیں توکل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کرنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ﴾ (۱۳ رعد: ۳۹)

"اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اپنے بازو، اپنے علم و عمل، اپنے دوست یا قرابتدار، اپنے مال و دولت، اپنے پیر یا بادشاہ سے اُمیدیں وابستہ کر لے اور اللہ تعالیٰ سے غافل ہو تو وہ ان پر بھروسہ رکھتا ہے جو کہ شرک ہے۔ لیکن اسباب سے بالکل قطع نظر کر لینا عقل اور شریعت کے خلاف ہے۔ اسباب، اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ جب اللہ تعالیٰ پر توکل کیا جائے گا تو اسباب اختیار کرنے میں قوت اور طاقت ہو گی اور اللہ کی مدد بھی اس میں شامل رہے گی۔ ورنہ اسباب، نہ تو کفایت کر سکتے ہیں اور نہ ہی انجام دہی کے ضامن ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝٢ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ﴾ (٦٥ الطلاق۔ ٢-٣)

''اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان ہی نہیں ہوتا اور جو اللہ پر توکل کرے اللہ اسے کافی ہے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے توکل کا ذکر تقویٰ کے بعد فرمایا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے۔

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝١١﴾ (٥ المائدۃ: ١١)

''اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔''

یہاں بھی تقویٰ اختیار کرنے کا حکم پہلے دیا گیا ہے اور توکل کرنے کا حکم بعد میں یعنی شرعی احکامات کے مطابق اسباب اختیار کرو اور پھر اللہ پر بھروسہ کرو۔ کسی کو لائق نہیں کہ توکل کی وجہ سے اپنی جدوجہد میں کمزور پڑے اور نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ لائق ہے کہ اپنی کمزوری اور سستی کو توکل سمجھے۔

غزوہ احد کے موقعہ پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا۔

﴿ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ﴾ (آل عمران: ۱۷۳)

"(یہ) وہ لوگ (ہیں) جن سے لوگوں نے کہا کہ مخالف لوگ تمہارے مقابلے کے لئے (بڑی کثرت سے) جمع ہو چکے ہیں سو ان سے ڈرو، تو (اس بات نے) ان کے ایمان کو اور بڑھا دیا اور وہ کہنے لگے: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی پوری تیاری کی دشمن سے جنگ کے لیے میدان جنگ میں تمام میسر اسباب لے کر پہنچ گئے اور پھر فرمایا:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

"ہمیں اللہ ہی کافی ہے جو بہترین کارساز ہے۔"

ابراہیم علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہو چکے لیکن پھر بھی دشمن اُن پر غالب ہو گیا اور اُن کو آگ میں ڈال دیا تو اس وقت انھوں نے کہا:

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

"میرے لیے اللہ ہی کافی ہے جو بہترین کارساز ہے۔"

اس صورت حال میں یہ کلمات نہایت موزوں اور مناسب تھے اور پھر جب جبریل علیہ السلام نے آ کر پوچھا۔

هل لك من حاجة؟ "کیا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا اِلَیْكَ ''تم سے مجھے کوئی حاجت نہیں''

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نفع کی طلب یا کسی نقصان سے بچنے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ

''میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی سے میری امیدیں وابستہ ہیں۔''

س شیطان انسان کو کن طریقوں سے گمراہ کرتا ہے؟

ج شیطان انسان کو دو طریقوں سے گمراہ کرتا ہے۔

۱۔ **نفسانی خواہشات پیدا کر کے:**

یہ وہ طریقہ ہے جس میں شیطان انسان کو اللہ تعالیٰ کی بغاوت پر اُبھارتا ہے۔ یعنی معصیت کرنے والا اس بات سے آگاہ ہوتا ہے کہ میں گناہ کر رہا ہوں لیکن سرکشی اور نفسانی خواہشات کے غلبے کی بنا پر وہ اللہ کی نافرمانی کر بیٹھتا ہے۔ شیطان کی اس چال کو صبر کے ذریعے نفسانی خواہشات پر قابو پا کر ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

۲۔ **شکوک و شبہات پیدا کر کے:**

اس صورت میں شیطان انسان کے دل میں اس کے دینی امور میں شکوک پیدا کرتا ہے اور برے اعمال کو نیک اعمال کر کے پیش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان شیطان کی دھوکہ دہی کی وجہ سے اللہ کی معصیت کو نیک عمل تصور کرتے ہوئے ان معاصی کے ارتکاب میں ساری زندگی گزار دیتا ہے۔ جب کوئی قوم شرک کرتی ہے یا بدعت میں مبتلاء ہوتی ہے وہ شیطان کے اسی داؤ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکار ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ لوگ اپنی نسبت اللہ کے برگزیدہ انبیاء اور نیک ہستیوں کی طرف کرتے ہیں۔

اس کی مثال مشرکین مکہ ہیں جو اپنی نسبت ابراہیم سے کرتے تھے۔ جو بتوں کو توڑنے والے، بتوں اور بتوں کی عبادت کرنے والوں سے براءت کا اظہار کرنے والے تھے۔ جبکہ مشرکین مکہ نے بیت اللہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ ان کی پوجا کرتے لیکن اپنے اس عمل کو شرک نہیں گردانتے تھے۔

شیطان کی اس چال سے ایمان کامل اور یقین واثق سے بچا جا سکتا ہے۔ جس کے لیے علم حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾﴾ (۳۲ السجدۃ: ۲۴)

”اور ہم نے ان میں سے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے کیونکہ انھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔“

س شرح صدر کے بڑے بڑے اسباب بیان کریں؟

ج انسان کو درج ذیل امور سے شرح صدر حاصل ہوتا ہے۔

۱۔ توحید باری تعالیٰ شرح صدر کے اسباب میں سے سب سے پہلا اور سب سے بڑا سبب ہے۔ توحید جتنی پختہ ہو گی انسان کو شرح صدر میں اتنا کمال حاصل ہو گا۔ جبکہ شرک اور گمراہی اس کی ضد ہیں۔

۲۔ علم دین بھی شرح صدر کا بنیادی سبب ہے۔ اہل علم ہی شرح صدر رکھتے ہیں، کھلے دل والے، اخلاق حسنہ کے مالک اور پاک زندگی گزارنے والے ہوتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی ذات سے محبت رکھنے سے بھی شرح صدر حاصل ہوتا ہے۔ انابت اور محبت جتنی زیادہ ہوگی شرح صدر اتنا قوی ہوگا۔

س تمام خیر و برکت کا سرچشمہ کہاں ہے؟

ج ہر قسم کی خیر و برکت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور اس کی مشیت ہے۔ اس کے نزول کی راہ میں انسان کے گناہ رکاوٹ ہوتے ہیں۔ توحید الوہیت کی گواہی خیر کے سارے دروازے کھول دیتی ہے اور استغفار سے شر کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کسی بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا:

كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ (تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟) اس نے جواب دیا۔

أَرْجُو اللهَ رَحْمَةً وَأَخَافُ ذُنُوبِي

"میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اُمیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے موقع پر جس مومن کے دل میں خوف و رجاء جمع ہوں تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی اُمید بر لائے گا اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اس سے اس کو بے غم کر دے گا۔

س انسانی زندگی پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مضر اثرات کی نشاندہی کریں؟

ج گناہ انسان کے دل و دماغ اور روح و بدن پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ اثرات دنیوی اور اخروی دونوں زندگیوں پر محیط ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر علامہ ابن قیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔ جن میں سے چند نکات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ معصیت سے علم کا نور بجھ جاتا ہے۔

۲۔ انسان رزق اور روزی سے محروم ہو جاتا ہے۔

۳۔ انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کی دعاؤں سے محروم رہ جاتا ہے۔

۴۔ بندہ اپنے نفس میں حقیر اور اپنے رب کی مخلوق کے سامنے ذلیل ہو جاتا ہے۔

۵۔ زندگی کی ساری نعمتیں اور برکتیں سکڑ کر محدود ہو جاتی ہیں۔

۶۔ انسان زندگی کی لذتوں اور مسرتوں سے محروم اور وحشت کا شکار ہو جاتا ہے۔

۷۔ معصیت سے حیا اور غیرت ختم ہو جاتی ہے۔

۸۔ قوت ارادی کمزور پڑ جاتی ہے۔

۹۔ معصیت سے بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

۱۰۔ گناہوں کی نحوست گرد و پیش کے افراد اور جانوروں پر بھی پڑتی ہے۔

۱۱۔ نیک نامی کی بجائے بدنامی اور ظلم و زیادتی کا لیبل اس پر چسپاں ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 2 : دعا

س دعا کا مفہوم بیان کریں؟

ج اللہ سے دعا کرنا اور صرف اسی کو پکارنا ازل سے اللہ کے بندوں کا دستور اور جملہ انبیاء کی سنت رہی ہے۔ تخلیق آدم کے بعد سب سے پہلی عبادت جو آدم علیہ السلام کو سکھائی گئی وہ دعا تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا عبادت ہے“ (احمد، ترمذی)۔ چونکہ دعا عبادت ہے اس لیے غیر اللہ سے دعا کرنا شرک فی العبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے سے عقیدہ توحید میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور اس سے محرومی عقیدہ توحید سے محرومی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھ اور سکھ دے کر ہر گھڑی یہ جانچتا رہتا ہے کہ وہ خوشی اور غم ہر دو حالتوں میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان تمام مخلوقات سے اپنی اُمیدیں توڑ کر خالصتاً اسی کو پکارے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی حاجتوں کا سوال اپنے پروردگار سے کرو۔ یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اپنے رب سے مانگو (ترمذی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیکم عباد اللہ بالدعاء ”اے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔“ (ترمذی)

ایک اور مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کے لیے کثرت سے دعا کرنے کا دروازہ کھول دیا گیا تو سمجھ لو اس کے لیے رحمت الٰہی کے دروازے کھول دیے گئے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

س عبادت اور سوال کا باہمی تعلق کیا ہے؟

ج عبادت اور سوال میں گہرا ربط پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر سائل میں رغبت اور خوف کی صفات پائی جاتی ہیں نیز سائل جس سے سوال کرتا ہے اس کے آگے اپنے آپ کو محتاج ظاہر کرتا ہے اور اس کے آگے عاجزی کرتا ہے عبادت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ عبادت کے ذریعے بھی انسان حصول مطالب کا امیدوار ہوتا ہے اور ناکامی کا خوف اس کے دل میں پایا جاتا ہے۔ یعنی عبادت اور سوال دونوں لازم وملزوم ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہر سائل عابد ہے اور ہر عابد سائل ہوتا ہے۔ لیکن جب دونوں لفظ ایک ہی موقعہ پر استعمال ہوں تو سائل سے مراد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے الفاظ کے ذریعے کسی نفع کے حصول یا کسی نقصان سے بچنے کا خواہش مند ہے۔ جبکہ ایک عابد حکم کی اطاعت کر کے اپنے مدعا کا خواہاں ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کے الفاظ میں صریح سوال کی شکل نہیں ہوتی۔

س کیا انسان اللہ کا اتنا مقرب بن سکتا ہے کہ رغبت اور خوف کی کیفیت سے بے نیاز ہو جائے؟

ج اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے انسان اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی تقرب حاصل کر لے مگر وہ مراد پوری ہونے کی رغبت اور اس کے فوت ہو جانے کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ﴿٩٠﴾﴾ (۲۱۔ آلانبیاء:۹۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بے شک وہ لوگ نیک کاموں میں سبقت لے جاتے تھے اور ہمیں توقع اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہم سے عاجزی کرنے والے تھے"۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ (۳۲السجدۃ: ۱۶)

"وہ اپنے پہلوؤں کو بستروں سے الگ کر لیتے ہیں۔ اپنے رب کو ڈر اور (رحمت کی) طمع کی وجہ سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں"۔

انسان کا مطمع نظر کتنا ہی بلند اور مقصد کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو لیکن کسی مدعا کا حصول اور اس سے محروم رہ جانے کا اندیشہ ہر وقت اسے لگا رہتا ہے۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ "ہم جنت کے حصول یا دوزخ سے ڈر کر تیری عبادت نہیں کرتے" اس قول کے قائل نے جنت صرف جسمانی لذت اور دوزخ کو محض ظاہری عذاب تک محدود سمجھا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں جنتی جسمانی اور روحانی نعمتیں اپنے مقرب بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہیں وہ سب جنت کے مفہوم میں داخل ہیں اور دوزخ اس کی ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی لذت بھی ان نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔

س کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت اور خوف دل میں رکھتے تھے؟

ج اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے اور سب سے زیادہ بھلائی کی طرف رغبت رکھنے والے اور جنت اور اخروی فلاح کے اُمیدوار تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ
"میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے اسی کی پناہ چاہتا ہوں۔"

س سوال میں حسن ادب کیا ہے؟

ج علم بیان کا ایک اصول ہے۔ اَلْكِنَايَةُ أَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِيحِ
اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی سے بات کرتے ہوئے مقصد صریحاً بیان نہ کرنا بلکہ کنایۃً کہنا صریح اظہار مقصد سے بلیغ تر ہے اور زیادہ موثر ہے نیز اس میں حسن ادب بھی پایا جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے "میں بھوکا ہوں" اور "میں بیمار ہوں" اس سے مدعا یہ ہوتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ اور میرا علاج کرو۔

س اسلام میں خوف اور رجاء کی کیا اہمیت ہے؟

ج اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔
﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝﴾ (۱۵ الحجر: ۴۹-۵۰)
"میرے بندوں کو خبر دے دو کہ بے شک میں ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہوں اور بے شک میرا عذاب بڑا دردناک ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ)) "کہ ایمان ڈر اور اُمید کے درمیان ہے۔"
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی اس بارے میں وضاحت کرتا ہے جس میں علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا یَرْجُوَنَّ عَبْدٌ اِلَّا رَبَّہٗ وَلَا یَخَافَنَّ اِلَّا ذَنْبَہٗ

"بندے کو صرف اپنے رب سے اُمید لگانی چاہیے اور اسے صرف اپنے گناہوں سے ڈرنا چاہیے۔"

مسلم شریف کی ایک روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مومن اللہ کی عقوبت کے بارے میں جان لے تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے۔ اور اگر کافر اللہ کی رحمت کو جان لے تو کوئی شخص بھی اس کی رحمت سے ناامید نہ رہے۔

قرآن وسنت کی نصوص سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عام حالات میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس سے امید دونوں برابر ہونی چاہیں۔ لیکن گناہ سرزد ہونے کے بعد خوف کی بجائے اللہ کی رحمت کا عنصر غالب ہونا چاہیے۔

س سوال کی مختلف صورتیں کیا ہوسکتی ہیں؟

ج کسی سے سوال کئی طرح سے کیا جاسکتا ہے ان میں سے چند صورتیں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ جس سے سوال کیا جائے اس کی کوئی مناسب حال صفت بیان کردی جائے۔

۲۔ اپنا حال بیان کیا جائے۔

۳۔ صریحاً سوال کیا جائے۔

۴۔ مذکورہ بالا صورتوں میں سے کوئی سی دو کو یا تینوں کو جمع کیا جائے۔ جامع ترین دعا وہ سمجھی جاتی ہے جس میں سائل اور مسئول دونوں کی حالت کا اظہار ہو۔ رسول اللہ ﷺ سے منقول جامع دعاؤں کا یہی انداز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س کیا تلاوت قرآن دعا کو کفایت کر سکتی ہے؟

ج کثیر نصوص سے یہ بات واضح ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ تعالٰی بن مانگے عطا کرتا ہے اسی طرح بعض حمد و ثنا والے اذکار کو رسول اللہ ﷺ نے دعا سے موسوم کیا ہے۔

ترمذی شریف کی ایک حدیث قدسی کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

من شغله قراءة القرآن عن ذكري ومسئلتي اعطيته افضل ما اعطي السائلين.

"جس شخص کو تلاوتِ قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا تو میں اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کرتا ہوں۔"

ترمذی ہی کی ایک اور روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین دعا (وہ ہے) جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے مانگی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

ابن ماجہ کی حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افضل ذکر لا الہ الا اللہ اور سب سے بہترین دعا ''الحمد للہ'' ہے۔

ایک اور حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بھائی ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

''تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی ظلم کرنے والا تھا'' کے الفاظ میں جو مصیبت زدہ دعا کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کر دے گا۔

س کون سے اذکار دوسروں سے افضل ہیں؟

ج بعض وجوہ کی بنا پر بعض اذکار کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔

چنانچہ نماز مطلق قراءت قرآن سے افضل ہے

تلاوت قرآن پاک کو ان اذکار پر ترجیح ہے جو حمد وثنا پر مشتمل ہوں۔ حمد وثنا والے اذکار ان دعاؤں پر فوقیت رکھتے ہیں جن میں خالص سوال اور طلب پائی جائے۔

س آداب دعا بیان کریں؟

ج دعا کے آداب درج ذیل ہیں:

۱۔ دعا مانگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنی چاہیے۔

۲۔ حمد وثنا کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنا چاہیے۔

۳۔ دعا عزم ویقین اور دلجمعی سے مانگنی چاہیے۔ یوں نہیں کہنا چاہیے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو عنایت فرما دے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔ دعا کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہیے۔

۵۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مسنون ہے تاہم ہاتھ اٹھائے بغیر دعا کرنا بھی جائز ہے۔

۶۔ امین دعا کی مہر ہے۔ امین کہنے سے دعا یقیناً قبول ہوتی ہے۔

۷۔ کسی کے لیے دعا کرنے سے پہلے اپنے لیے دعا کرنی چاہیے۔

۸۔ رسول اللہ ﷺ کی مانگی گئی دعائیں دوسری سب دعاؤں سے زیادہ جامع ہیں۔ آپ ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے تھے۔

۹۔ دعا مانگتے ہوئے اس کی قبولیت کا مکمل یقین رکھنا چاہیے۔

۱۰۔ دعا مانگتے ہوئے عاجزی وانکساری اختیار کرنی چاہیے۔

۱۱۔ ایسی دعا جو ناممکن ہو نہیں مانگنی چاہیے۔ مثلاً دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنے کی دعا۔

۱۲۔ دعا صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے۔

۱۳۔ بڑی سے بڑی اور معمولی سے معمولی چیز کا سوال صرف اللہ سے کرنا چاہیے۔

۱۴۔ اللہ تعالیٰ دعا سے بڑھ کر کسی چیز کا احترام نہیں فرماتے۔

س کون سے ایسے اوقات ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے؟

ج درج ذیل اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ کے فرامین کے مطابق دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۔ رات کے آخری حصہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۔ اَذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں۔

۳۔ سجدہ کی حالت میں۔

۴۔ جمعہ کے دن کسی ایک گھڑی میں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۵۔ میدان جنگ میں جب مسلمان کافروں سے برسرِ پیکار ہوں۔

۶۔ بارش ہونے کے وقت اور اذان کے بعد

۷۔ آب زمزم پینے سے قبل کی گئی دعا۔

۸۔ ۹ ذی الحجہ یعنی عرفہ کے دن مانگی گئی دعا

۹۔ توبہ کرنے والے کی دعا دن اور رات کی ہر گھڑی میں قبول کی جاتی ہے۔

س وہ کون سے لوگ ہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے؟

ج احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں درج ذیل افراد کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۔ مظلوم کی دعا

۲۔ مسافر کی دعا

۳۔ باپ کی دعا بیٹے کے حق میں

۴۔ نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں

۵۔ غازی کی دعا

۶۔ روزہ دار کی دعا

۷۔ حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا

۸۔ بیمار کی دعا

۹۔ امام عادل کی دعا

۱۰۔ مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں مانگی گئی دعا۔

۱۱۔ خوشحالی اور فراغت میں دعا کرنے والے کی تنگی اور مصیبت کے دوران کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س وہ کون سے لوگ ہیں جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی ؟

ج درج ذیل لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی ۔

۱۔ رزق حرام کھانے والے کی دعا

۲۔ گناہ اور قطع رحمی کی دعا کرنے والے

۳۔ زانی کی دعا

۴۔ زبردستی ٹیکس لینے والے کی دعا

۵۔ نیکی کا حکم اور برے کاموں سے روکنے کا فریضہ ادا نہ کرنے والے کی دعا

۶۔ غفلت اور لاپرواہی سے دعا کرنے والے کی دعا۔

س دعا کے متعلق کون سے امور جائز ہیں؟

ج رسول اللہ ﷺ سے دعا کے متعلق درج ذیل امور کا جائز ہونا ثابت ہے۔

۱۔ کسی شخص کا نام لے کر اس کے حق میں دعا کرنا۔

۲۔ کافروں کے لیے ہدایت کی دعا کرنا۔

۳۔ کافروں کے لیے ہلاکت اور بربادی مانگنا۔

۴۔ دعا میں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم، اسمائے حسنیٰ اور اس کی صفات کاملہ کو وسیلہ بنانا۔

۵۔ دعا میں اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا۔

۶۔ زندہ نیک آدمی سے دعا کرانا۔

س دعا کے معاملہ میں ممنوع یا مکروہ امور بیان کریں؟

ج اس سلسلہ میں درج ذیل امور ممنوع یا مکروہ ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۔ دعا اشعار میں، ہم وزن یا پرتکلف الفاظ میں مانگنا ممنوع ہے۔

۲۔ دعا میں غیر ضروری باتیں کرنا مکروہ ہے۔

۳۔ اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں پانے کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

۴۔ موت کی دعا مانگنا منع ہے۔

۵۔ قطع رحمی اور گناہ کی دعا کرنا منع ہے۔

۶۔ دعا کی قبولیت میں جلدی چاہنا منع ہے۔

۷۔ دعا مانگتے ہوئے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا منع ہے۔

۸۔ دعا کے مسنون الفاظ میں ردو بدل کرنا منع ہے۔

س دعا میں کسی حرام چیز کا سوال کرنا کیسا ہے؟

ج اللہ تعالیٰ سے حرام چیز کا سوال کرنا گناہ ہے۔ اگرچہ وہ سوال قبول بھی ہو جائے۔ اگر کوئی مباح چیز کا طلب گار ہو تو اس کو اس دعا کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کا سوال کرے جو عبادت میں سے ہو یا عبادات میں معاون ہو تو بے شک ایسے شخص کو اس دعا کا اجر ضرور ملے گا۔

س دعا میں وسیلہ اختیار کرنا کیسا ہے؟

ج وسیلہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ۱۔ جائز ۲۔ ممنوع

۱۔ **جائز وسیلہ**

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے جائز وسیلے کی درج ذیل پانچ صورتیں بنتی ہیں۔

۱۔ اپنے عقیدے کا وسیلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ))

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے بے نیاز ہے جس نے نہ کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔"

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے اللہ کے اس نام کا حوالہ دیکر اس سے سوال کیا ہے کہ جب اس نام سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب یہ نام لیکر دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسمائے حسنیٰ کا وسیلہ

دلیل: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا﴾ (اعراف:۱۸۰)

"اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں تم اس کو ان ناموں کے ذریعے پکارا کرو۔"

۳۔ اپنے نیک اعمال کا وسیلہ

دلیل بنی اسرائیل کے تین لوگ جب غار میں پھنس گئے تو انھوں نے اپنے اپنے نیک اعمال کے واسطے سے اللہ سے دعا کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کی دعا قبول ہوئی۔

۴۔ زندہ اور نیک شخص سے دعا کرانا۔

دلیل: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چچا عباس رضی اللہ عنہ سے جو زندہ تھے بارش مانگنے کے لیے دعا کی درخواست کی۔

۵۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے دعا کرنا۔

دلیل: یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی جو قبول ہوئی۔

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔"

۲۔ **ممنوع وسیلہ:**

مذکورہ پانچ صورتوں کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ سے دعا کے لیے وسیلہ تلاش کرنا یا دعا میں فوت شدگان کو وسیلہ بنانا جائز نہیں۔ اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ وحشمت کو وسیلہ بنانا یا انبیاء و اولیاء کی ذات یا ان کی حرمت اور برکت کا وسیلہ بنانا بدعت ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام اور سلف صالحین میں سے کسی سے ثابت نہیں۔

س اکثر دعائیں اَللّٰهُمَّ، رَبِّ، یَا رَبَّنَا سے کیوں شروع ہوتی ہیں؟

ج اللہ تعالیٰ سے دعا اس کے ذاتی نام اللہ یا کسی بھی مناسب حال صفت کو بیان کر کے کی جاسکتی ہے۔ دعا کا آغاز اَللّٰهُمَّ سے کرنا مستحسن ہے کیونکہ اللہ اس کا ذاتی نام ہے۔ جو باقی تمام صفاتی ناموں کو شامل ہے جب انسان کے دل میں عبادت کا خیال ہو تو یہی نام زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔ اسی طرح اللہ کی تعریف ذکر اور دعا کرتے ہوئے اَللّٰهُمَّ کہنا چاہیے۔

لیکن اگر درخواست اور سوال کا خیال دل میں غالب ہو تو اس وقت اللہ تعالیٰ کو اسم رب سے مخاطب کرنا بہتر ہے کیونکہ اپنے بندوں کی ضرورتوں کو پورا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا ان کی مدد کرنا وغیرہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا ظہور ہے۔ اسی لیے اکثر دعائیں اَللّٰھُمَّ، رَبِّ، رَبَّنَا وغیرہ کے کلمات سے شروع ہوتی ہیں۔

س کیا دعا کی قبولیت کے لیے ایمان کا ہونا ضروری ہے؟

ج ایمان کا وجود ہر عمل کی قبولیت کے لیے ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾﴾ (١٧۔ بنی اسرائیل:١٩)

"اور جو کوئی آخرت کا ارادہ رکھتا ہو، اس کے لیے کوشش بھی کرتا ہو اور وہ ایمان والا بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدردانی کی جائے گی۔"

ایک اور مقام پر ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾﴾ (٤۔ النسآء:١٢٤)

"اور جو شخص اعمال صالحہ کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ وہ ایمان والا ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان سے ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔"

س اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کے بارے میں ناامید ہونا کیسا ہے؟

ج اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ناامیدی کا نظریہ رکھنا تصور توحید کے منافی ہے۔ کیونکہ اس رویے سے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے بارے میں بدگمانی پائی جاتی ہے جو کہ توحید الوہیت کو ناقص قرار دینے کے مترادف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ اللہ کی رحمت لازوال اور لامتناہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵۳﴾

(۳۹الزمر:۵۳)

"کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ بے شک وہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔"

س کیا اللہ تعالیٰ گناہگاروں کی دعا قبول کرتا ہے۔

ج اسی سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۵﴾ (۳آل عمران:۱۳۵)

"اوراگر وہ برائی کر بیٹھیں یا اپنے آپ پر ظلم کریں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون گناہ بخشنے والا ہے اور وہ جانتے ہوئے اپنے ان برے اعمال پر اصرار نہیں کرتے۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے گناہگار بندوں کی دعا قبول کرتا ہے بلکہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ مسلم شریف کی ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا سے ختم کر کے ایسے لوگوں کو لے آتا جن سے گناہ سرزد ہوتے اور وہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور وہ انہیں معاف کر دیتا۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللهَ يَغْضِبُ عَلَيْهِ.

"جو اللہ سے نہ مانگے اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے نزدیک شیطان سے بڑا کوئی گناہگار نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے خود ملعون اور مردود قرار دیا ہے لیکن جب اسی شیطان نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ

﴿قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾﴾ (۱۵ الحجر: ۳۶)

"اے میرے رب مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے"

تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول فرمائی اور جواب دیا۔

﴿إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾﴾ (۱۵ الحجر: ۳۸)

"اللہ نے فرمایا تجھے قیامت تک کے لیے مہلت ہے۔"

ان حقائق کے باوجود اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ نظریہ رکھنا کہ وہ گنہگاروں کی دعا قبول نہیں کرتا سوائے شیطانی فریب کے اور کچھ نہیں۔

س دعا کی قبولیت کی تین مختلف صورتیں کیا ہیں؟

ج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے مطابق دعا کی قبولیت کی درج ذیل تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ دعا کے برابر کوئی آنے والی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

۲۔ اس دعا کا اجر و ثواب آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ مطلوبہ حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

پھر دعا قبول ہونے کی صورت میں دو امکان ہیں۔ یا تو دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کے غار میں محصور ہونے والے تین آدمیوں نے اپنے اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنا کر دعا کی جو اسی وقت قبول ہوئی۔

دوسری صورت میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت، حکمت اور مرضی سے دعا تھوڑے یا زیادہ عرصے کے بعد قبول ہو جاتی ہے۔ جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (۲ البقرۃ: ۱۲۹)

”اے ہمارے رب ان میں انھیں میں سے رسول بھیج جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔“

ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کئی ہزار سال بعد قبول ہوئی خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ”میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔“

دعا کو محض حاجت کے اظہار کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ دعا عبادت سمجھ کر مانگنی چاہیے۔ دعا کو عبادت سمجھ کر مانگنے والے کا معاملہ اس مجاہد جیسا ہے کہ جو جہاد کو اللہ کی رضا کے لیے عبادت سمجھ کر کرتا ہے۔ مال غنیمت مل جائے تو اللہ کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انعام ہے ورنہ جہاد میں شرکت بذات خود اجر و ثواب کا باعث ہے۔

س کیا اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کی دعا کبھی رد نہیں کرتا؟

ج اللہ تعالیٰ بے نیاز و غالب، صاحب حکمت اور اپنی مرضی پر عمل کرنے والی ذات ہے۔ تمام انسان اس کے بندے اس کے محتاج اور اس کے در کے فقیر ہیں۔ تمام انسان اس کے احکامات کے پابند ہیں وہ کسی کا پابند نہیں۔ وہ نہ کسی سے ڈرتا ہے کہ اس کی بات ماننے پر مجبور ہو۔ وہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے لیکن کسی کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتا کہ مجبوراً اس کی بات مانے۔

اگر وہ چاہے تو اپنے گنہگار سے گنہگار بندے کی دعا قبول کر لے اور اگر چاہے تو اپنے سب سے برگزیدہ بندے کی دعا رد کر دے۔ ہر انسان اس کو جوابدہ ہے اس سے کسی معاملہ میں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ۝٢٣﴾ (۲۱ انبیاء: ۲۳)

"جو کچھ وہ کرتا ہے اس بارے میں اس سے سوال نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ تمام مخلوق سے باز پرس ہوگی۔"

نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لیے اللہ تعالیٰ سے طوفان سے نجات کی درخواست کی جو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں فرمائی اور تنبیہ فرمائی کہ آئندہ اس طرح کا سوال نہ کرنا۔

بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ کہ قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے۔ کہ اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن مجھے رسوا نہیں کرے گا۔ لیکن میری رسوائی اس سے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوسکتی ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں کے لیے حرام کردی ہے۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کو بجو بنا کر جہنم میں ڈال دے گا۔

مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے تین دعائیں مانگیں۔

۱۔ میری اُمت قحط سے ہلاک نہ ہو۔

۲۔ میری اُمت غرق عام سے ہلاک نہ ہو۔

۳۔ میری اُمت میں خانہ جنگی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی دو دعائیں قبول فرمائیں لیکن تیسری دعا قبول نہیں فرمائی۔ لہٰذا یہ عقیدہ باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی، یا بزرگ کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر 3 : توبہ

س توبہ کا مفہوم مختصراً بیان کریں۔

ج توبہ کا لغوی معنی پلٹنا ہے۔ گناہوں سے توبہ کا مطلب ہے کہ انسان گناہ کا راستہ چھوڑ کر اللہ کی فرمانبرداری والے راستے کی طرف پلٹ آیا ہے۔ ہر بار گناہ کے بعد توبہ کرتے ہوئے رب کی ذات سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اگرچہ دن میں کسی گناہ سے ستر مرتبہ ہی توبہ کیوں نہ کرنی پڑے۔ لیکن اللہ کی پکڑ اور اس کے عذاب سے نہ ڈرنا اور بار بار توبہ کو توڑنا مستحسن قدم نہیں۔ اگر توبہ کرنے والے کا نفس توبہ کے بعد بھی گذشتہ گناہ کے تصور سے لطف اندوز ہو تو اس کو اس وقت تک بار بار توبہ کرتے رہنا چاہیے جب تک اس کا نفس اس گناہ سے حقیقتاً ندامت محسوس نہ کرنے لگے کسی دنیاوی غرض یا بے عزتی، مالی نقصان، بیماری یا موت کے خوف کی وجہ سے توبہ کرنا اس کی تعریف میں نہیں آتا۔

س توبہ کی شرائط کیا ہیں؟

ج اگر کسی ایسی معصیت سے توبہ کرنا مقصود ہو جس کا تعلق اللہ اور بندے کے درمیان ہو تو اس کی درج ذیل تین بنیادی شرائط ہیں۔

۱۔ اپنے اس فعل پر شرمندہ ہونا۔

۲۔ معصیت کو چھوڑ دینا۔

۳۔ اس معصیت کو دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی ساقط ہو جائے تو توبہ درست نہ ہوگی۔ اور اگر توبہ کسی ایسی معصیت سے کرنا مقصود ہو جس کا تعلق دوسرے انسان کے ساتھ ہو تو مذکورہ تین شرائط کے علاوہ حق تلفی کی تلافی کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر مال واسباب کا معاملہ ہے تو اسے واپس کرے۔ اور اگر غیبت یا چغلی وغیرہ کی ہو تو متعلقہ شخص سے معافی طلب کرے اگر کسی جرم سے حد نافذ ہونے کا تقاضا ہو تو حد نافذ کرنا ہوگی۔

س کیا ہر شخص کو توبہ کرنی چاہیے؟

ج ہر شخص سے احکامات شرعیہ کے بجالانے میں یا کما حقہ بجالانے میں کوتاہی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات انسان منکرات کا مرتکب ہو بیٹھتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو ہر حال میں توبہ کرنی چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتُوبُوٓا إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٣١﴾

(۲۴ النور: ۳۱)

"اور اے ایمان والو تم سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل بنی آدم خطآء وخیر الخطائین التوابون

"ہر آدم کا بیٹا خطار کار ہے اور اچھے خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔"

س اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہ کرنا کیسا ہے؟

ج اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ انسان گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے اور مغفرت طلب نہ کرے۔ یہ نا صرف بے خوفی بلکہ اللہ کی رحمت سے دوری کی دلیل بھی ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے کو بخشنے کے لیے تیار ہو اور بندہ اس سے اپنی معافی کا سوال تک نہ کرے۔

مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں۔ (یہ بخشش جاری رہے گی) جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔

س کیا اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے؟

ج ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝﴾ (۲ البقرۃ: ۲۲۲)

"یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اس بارے میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مسلم شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایماندار شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے ایسے شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری بے آب و گیاہ جنگل میں تھی۔ وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی۔ جبکہ اس کا خورد و نوش کا سامان اس سواری پر تھا۔ وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہو جاتا ہے اور اسے تلاش کرتے ہوئے کسی درخت کے سائے میں لیٹ جاتا ہے۔ وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہے۔ وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اچانک اس کی سواری اس کے قریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑی ہوتی ہے وہ اس کی لگام کو پکڑتا ہے اور نہایت خوشی سے پکارتا ہے اور خوشی کی شدت کی وجہ سے کہہ بیٹھتا ہے اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

س کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تھے؟

ج جی ہاں، سورت نصر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ① فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ③﴾ (۱۱۰ النصر: ۳)

"پس (اے پیغمبرؐ) آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے۔ یقیناً وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

صحیحین میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سورت نصر نازل ہونے کے بعد آپؐ رکوع وسجود میں اکثر اوقات ان الفاظ میں مغفرت طلب فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دن میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہوں۔

س توبہ کا دروازہ کب تک کھلا ہے؟

ج ذیل میں چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جب تک کسی شخص کی روح حلق میں نہ آ جائے یا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو یعنی قیامت نہ آ جائے اس وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک روح حلق میں نہ آ جائے۔

۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

۳۔ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کا دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جو اس وقت تک بند نہیں ہوگا۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

یعنی جب تک روح اور جسم کا رابطہ برقرار ہے اور جب تک دنیا کا نظام قائم ہے اس وقت تک توبہ کی جا سکتی ہے۔ لیکن جب انسان اپنی آنکھوں سے اللہ کی قدرت، طاقت اور اس کی نشانیاں دیکھ لے اور اپنی بے بسی اور رسوائی کا اپنے حواس سے مشاہدہ کر لے اور پھر توبہ کرے یا ایمان لائے تو اس وقت کی توبہ یا ایمان فائدہ نہ دے گا۔ انسان کو چاہیے کہ اس صورت حال سے پہلے پہلے توبہ کر لے۔

س کیا کافر کی بخشش کی کوئی صورت ہے؟

ج جی ہاں، سورۃ انفال میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿فَقُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال:۳۸)

"کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو ان کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س کیا اسلام قبول کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

ج اس بارے میں علماء کے دو قول ہیں۔

ا۔ کفر کی حالت میں جتنے گناہ کیے گئے وہ سب اسلام لانے کے بعد معاف ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَقُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال:۳۸)

”کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو ان کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اَلْاِسْلَامُ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ

”اسلام لانے سے انسان کے اس سے قبل کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔“

۲۔ دوسرے علماء کا یہ موقف ہے کہ اسلام کی بدولت وہی گناہ معاف ہوتے ہیں جن کا ارتکاب اس نے اسلام لانے کے بعد ترک کر دیا۔ شرعی اصول اور قرآن وحدیث کے نصوص بھی اسی قول کی تائید کرتی ہیں۔

سیدنا حکیم حزام رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے جاہلیت کے دور میں کیے گئے اعمال کے مواخذہ کے حوالے سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا" جس نے اسلام میں اپنی حالت کو اچھا بنا لیا تو اس پر اعمال جاہلیت کی بابت کچھ مواخذہ نہیں ہوگا۔ لیکن جس نے اسلام کی حالت میں بھی برائیاں کیں اس پر اگلے پچھلے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

س کیا توبہ کی قبولیت سے معصیت کی سزا ٹل جاتی ہے؟

ج توبہ سے مغفرت حاصل ہوتی ہے۔ جس کے معنی ہی گناہوں کی برائی سے بچانا ہے۔ لہٰذا گناہ کی سزا بھی توبہ سے ٹل جاتی ہے۔ جس کے گناہ بخشے گئے اس کو دنیا و آخرت میں عذاب نہ ہوگا یہ اور بات ہے کہ باوجود مغفرت کے اللہ تعالیٰ کسی کو آزمائش میں ڈالے تاکہ اس کے لیے باعث اجر و ثواب ہو۔

س کیا گناہوں کی سزا سے بچنے کے لیے صرف گناہوں کا اعتراف ہی کافی ہے؟

ج سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلنَّدَامَةُ تَوْبَةٌ (کہ ندامت بھی ایک قسم کی توبہ ہے) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾﴾ (۴/النساء: ۱۱۶)

”بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرتا اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔“

اس سے ثابت ہوا کہ شرک سے کم درجے کے گناہ بغیر توبہ کے بھی معاف کر دیے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ بندہ ان اعمال کے سرزد ہونے پر شرمندہ ہو۔ مگر ان گناہوں کی مغفرت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے ساتھ مشروط ہے۔ اگر وہ چاہے تو بخش دے اور اگر چاہے تو ان گناہوں کی سزا برقرار رکھے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

س گناہ اور مصائب کا باہمی تعلق کیا ہے؟

ج جی ہاں، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ۝٣٠﴾ (۴۲۔ الشوریٰ:۳۰)

"اور تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہوں سے درگزر بھی کرتا ہے۔"

یعنی بے پناہ رحمت اور بہت زیادہ عفو و درگزر کرنے والی ذات لوگوں کے گناہوں کے بسبب ان کی غفلت، بے پروائی اور بے خوفی دور کرنے اور ان میں اپنی انابت بڑھانے کی غرض سے انھیں مصائب سے دوچار کرتی ہے۔

اس بات کی مزید وضاحت کے لیے چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہتا ہے اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔ (بخاری)

۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا اسے دنیا میں ہی دے دیتا ہے اور جب اللہ بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے گناہوں کی سزا دنیا میں دینے کی بجائے قیامت کے دن پوری پوری سزا دے گا۔

(ترمذی:2396)

۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال صالحہ کفارہ نہیں بنتے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلاء کر دیتا ہے تا کہ اسکے گناہ جھڑ جائیں۔ (مسند احمد)

۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، درد، حزن وملال، تکلیف، غم اور پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کسی مسلمان کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس مسلمان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (بخاری)

س کیا کسی شخص کے لیے مصائب عذاب بھی بن سکتے ہیں؟

ج جب کسی شخص کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، ناشکری نہیں کرتا، تعلق باللہ اور اپنی ایمانی حالت میں بہتری پاتا ہے تو یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث رحمت اور باعث بخشش ہے۔ اور اس کے برعکس اگر کوئی شخص مصیبت آنے پر بے صبری اور ناشکری کا مظاہرہ کرے۔ دینی امور کی بجا آوری میں سستی اور کمزوری پیدا ہو جائے۔ اللہ سے تعلق اور اس کی طرف رجوع میں کمی واقع ہو جائے۔ ایمانی حالت پہلے کی نسبت کمزور پڑ جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنے گناہوں کا وبال ہوتا ہے جسے اللہ کا عذاب کہا جا سکتا ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے واپسی پر ایک باغ میں پناہ لی اور قدرے اطمینان ہوا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اس میں یہ الفاظ بھی کہے۔

ان لم یکن بك علی غضب فلا ابالی، ولکن عافیتك ھی اوسع لی

"اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، لیکن تیری عافیت میرے لیے زیادہ کشادہ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س کیا متعدد گناہ کرنے والا کسی ایک گناہ سے تائب ہوسکتا ہے؟

ج اگر کوئی شخص کسی ایک گناہ سے سچی توبہ کرے اور دوسرے گناہ میں مشغول رہے تب بھی یہ توبہ قابل قبول ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اس ایک گناہ سے توبہ کا تقاضا زیادہ قوی تھا یا ایک گناہ کا مانع زیادہ شدید تھا۔ تمام اہل سنت کا یہی قول ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص بعض فرائض کا تارک ہو۔ ممکن ہے ایک ہی فریضہ کی ادائیگی دیگر فرائض کی بجا آوری کا موجب بن جائے۔ اسی طرح ایک گناہ سے توبہ دیگر گناہوں سے توبہ کا سبب بن سکتی ہے۔

س کیا کبیرہ گناہ کا مرتکب جنت میں جا سکتا ہے؟

ج صحابہ کرام اور اہل سنت کے مطابق کبیرہ گناہ کرنیوالا شخص جنت میں جا سکتا ہے اور اسکے حق میں سفارش قبول ہوسکتی ہے۔ کبیرہ گناہ سے تمام نیکیاں ضائع نہیں ہوتیں، تمام نیکیاں صرف کفر سے برباد ہوتی ہیں اور تمام برائیاں توبہ سے زائل ہوتی ہیں۔

کبیرہ گناہ کا مرتکب اگر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیکیاں کرے تو اسے ان نیکیوں نیک اعمال کی جزا ملے گی اگرچہ دوسرے کبیرہ گناہوں کی وجہ سے عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔

معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور ایسا شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کے حق میں کوئی سفارش قبول نہ ہوگی لیکن اہل سنت کے نزدیک معتزلہ کا فرقہ اور ان کے یہ نظریات باطل ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

س مجمل توبہ کیا ہوتی ہے؟

ج اگر کوئی شخص توبہ کرتے ہوئے ہر ایک گناہ سے توبہ کرنے کا التزام نہیں کرتا اور کسی گناہ کی تخصیص بھی نہیں کرتا تو ایسی توبہ مجمل توبہ کہلاتی ہے۔ یہ توبہ تمام گناہوں کی مغفرت کا موجب نہیں ہوتی کیونکہ اس کے مفہوم میں تمام گناہ شامل نہیں سمجھے جاتے۔

س توبہ عامہ کا مفہوم بیان کریں؟

ج اگر کسی تائب نے پختہ ارادہ کرلیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو مانے گا اور ہر نہی سے باز آ جائے گا اور اس ضمن میں اس کے دل میں تمام گناہوں کے متعلق ایک عام ندامت پائی جاتی ہے۔ تو ایسی توبہ، توبہ عامہ کہلاتی ہے۔ جس سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ ہر گناہ کا جداگانہ تصور تائب کے ذہن میں نہ ہو۔

بعض لوگ چند گناہوں سے معافی طلب کرتے ہیں جن کا تعلق ہاتھ یا زبان سے ہوتا ہے۔ لیکن ظاہری اور باطنی طور پر ایسے احکامات الٰہیہ کے تارک ہوتے ہیں جو کہ فرائض کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور جن گناہوں سے توبہ کر رہے ہوتے ہیں ان سے زیادہ مضر ہوتے ہیں۔ کسی خاص گناہ سے توبہ کرنے والے اور مجمل توبہ کرنے والے کی توبہ مغفرت کا مقصد پورا نہیں کرتی۔ سارے گناہ توبہ عامہ سے ہی معاف ہوتے ہیں۔

س کیا کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو توبہ عامہ سے نہیں بخشا جاتا؟

ج ایسا گناہ جو توبہ کرنے والے کے ذہن میں آتا ہے اور وہ اس سے باز نہ رہنے کا پختہ ارادہ نہیں کرتا اور اس کو قبیح نہیں سمجھتا تو ایسا گناہ عام توبہ سے نہیں بخشا جاتا جب تک کہ خاص کر اس گناہ کے لیے توبہ نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س بغیر سچی توبہ کے مغفرت طلب کرنا کیسا ہے؟

ج جو شخص اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور اسی لیے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور مغفرت طلب کرتا ہے۔ لیکن گناہ کو چھوڑتا نہیں ہے تو ایسے شخص کے لیے مغفرت یقینی نہیں۔ کیونکہ اس کی حیثیت تائب کی نہیں اور اس کا سوال ایک دعا ہے جو عام دعاؤں کی طرح ہے اور خیر و برکت کا باعث ضرور ہے لیکن باعث مغفرت نہیں ہے۔

س تائب گناہ اور تارک گناہ میں کیا فرق ہے؟

ج بعض اوقات انسان گناہ کے ارتکاب سے اس لیے بچا رہتا ہے کہ گناہ کا تصور اس کے دل میں نہیں آیا ہوتا یا اس کے ارتکاب میں وسائل کا نہ ہونا گناہ کے راستے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ یا اس کے چھوڑنے کا سبب اللہ رب العزت کی خوشنودی کی بجائے کوئی اور غرض ہوتی ہے۔ اس طرح گناہ سے بچا رہنا توبہ نہیں کہلاتا بلکہ ایسا شخص تارک گناہ ہے۔

توبہ کے معنی یہ ہیں کہ بندہ گناہ کو برائی سمجھے، اس کے ارتکاب کو ناپسند خیال کرے، گناہ کے مواقع میسر ہونے کے باوجود گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور گناہ کے چھوڑ دینے کا باعث صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو مخلوق میں سے کسی سے امید یا کسی نفسانی غرض کا اس میں دخل نہ ہو۔

س گناہوں کی پردہ پوشی سے کیا مراد ہے؟

ج اللہ تعالیٰ کے ”اسمائے حسنیٰ“ میں سے ایک ”السَّتَّار“ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ستار العیوب ہے۔ یعنی وہ لوگوں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ بلکہ لوگوں کی زبانوں پر اپنے بھائیوں کے گناہوں کا تذکرہ غیبت کی شکل میں بھی پسند نہیں کرتا۔

لیکن پردہ پوشی کا مفہوم مغفرت سے مختلف ہے۔ ستر گناہ کی صورت میں یہ ممکن ہے کہ درِ پردہ اس پر دنیا یا آخرت میں عقاب یا عتاب نازل ہو۔ عیوب کی پردہ پوشی کی اپنی افادیت ہے لیکن اس سے گناہ کا اثر زائل نہیں ہوتا۔

س چند اسباب کا ذکر کریں جو گناہوں کو مٹاتے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا موجب بنتے ہیں؟

ج جن گناہوں کے ارتکاب پر دوزخ کی سزا مقرر ہے اس سزا سے بچنے اور دیگر گناہوں کی عقوبت کے ٹل جانے کے اسباب میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ سچی توبہ کرنا　　۲۔ نیک اعمال کثرت سے کرنا۔

۳۔ مومنوں کی دعائیں　　۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش

۵۔ اس دنیا کے مصائب میں مبتلا ہونا اور صبر کرنا۔

۶۔ برزخ اور میدان قیامت کی سختیاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

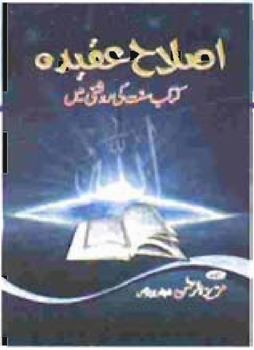

دعا کا مفہوم

اللہ سے دعا کرنا اور صرف اسی کو پکارنا ازل سے اللہ کے بندوں کا دستور اور جملہ انبیاء کی سنت رہی ہے۔ تخلیق آدم کے بعد سب سے پہلی عبادت جو آدم علیہ السلام کو سکھائی گئی وہ دعا تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عبادت ہے'' (احمد، ترمذی)۔ چونکہ دعا عبادت ہے اس لیے غیر اللہ سے دعا کرنا شرک فی العبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے سے عقیدہ توحید میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور اس سے محرومی عقیدہ توحید سے محرومی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھ اور سکھ دے کر ہر گھڑی یہ جانچتا رہتا ہے کہ وہ خوشی اور غم ہر دو حالتوں میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان تمام مخلوقات سے اپنی اُمیدیں توڑ کر خالصتاً اسی کو پکارے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی حاجتوں کا سوال اپنے پروردگار سے کرو۔ یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اپنے رب سے مانگو (ترمذی)

Hateem Enterprises Ph: 0334-5413400